20869 ـ گھروں ميں عورتوں كا خادمات رہنا اور كيا يہ لونڈياں ہيں؟!

سوال

ميں ايك انڈونيشی مسلمان ہوں، اور مشرق وسطی ميں كام كرنے والی ملازمات كے بارہ فتوی چاہتا ہوں:
كيا گھروں ميں كام كرنے والی عورتيں لونڈياں شمار ہوتی ہيں؟
بہت زيادہ اہم ہے كہ ہم كام كرنے والی عورتوں كی حالت جانيں، كيونكہ يہاں پر كفار اس موضوع كو اسلام كی صورت مسخ كرنے كے ليے استعمال كر رہے ہيں اور اسے بہانہ بناتے ہيں، ميری گزارش ہے كہ آپ بعض علماء كرام اور كچھ تنظيموں اور كميٹيوں كے فتاوی جات ارسال كريں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

گھروں ميں كام كاج كرنے والے خادم لونڈيوں اور غلاموں كا حكم نہيں ليتے، بلكہ ان كا حكم پرائيويٹ مزدور اور ملازم كا ہے، جو ايك ملازم كی طرح صرف اجرت پر حاصل كرنے والے كے پاس كام كرنے كے ليے ہيں.

خادم عورتوں اور ان كا دوسرے ملكوں سے لائے جانے كے متعلق كلام گزر چكی ہے، اور ان ممانع كا بھی ذكر كيا جا چكا ہے جن ميں ان گھروں والے پڑتے ہيں جن ميں يہ عورتيں كام كرتی ہيں، اس كی تفصيل آپ سوال نمبر (26282) كے جواب ديكھی جا سكتی ہے.

دوم:

بعض گھروں والوں كی طرف سے جو ظلم و ستم ان خادموں پر كيا جاتا ہے، يہ ايسا امر ہے جسے اسلام جائز نہيں سمجھتا اور اسے كا اقرار نہيں كرتا، بلكہ اس سے بچنے كا كہتا ہے، اور نہ ہی يہ جائز ہے كہ اسے اسلام پر طعن و تشنيع كا وسيلہ اور سبب بنايا جائے، اور اس سے اسلام كی صورت كو خراب كر كے پيش كيا جائے، كيونكہ يہ تو بعض مسلمانوں كی غلطياں ہيں، اور اسلام نے تو خود اس كو حرام قرار ديا ہے.

بخاری اور مسلم نے ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے بيان كيا ہے وہ كہتے ہيں كہ ميں نے ايك شخص كے ساتھ بری كلام كرتے ہوئے اسے اس كی ماں كی عار دلائی، تو نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اے ابو ذر کیا تم اسے اس کی ماں کی عار دلا رہے ہو؟ تم تو ایسے شخص ہو جس میں جاہلیت ہے! تمہارے بھائی تمہارے خادم ہیں، اللہ تعالی نے انہیں تمہارے ماتحت کر دیا ہے، لہذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے، اور اسے وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے، اور تم انہیں اس کام کی تکلیف نہ دو جو ان کے بس سے باہر ہو، اور اگر انہیں اس کا مکلف کرو تو ان کی مدد کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (30) صحیح مسلم حدیث نمبر (1661).

لهذا جب دین اسلام کا غلاموں کے ساتھ یہ سلوك اور انصاف ہے جو انسان کی ملکیت ہیں، تو پھر ان خادموں اور ملازموں کے ساتھ ان کی حالت کیا ہو گی جن کے وہ مالك بھی نہیں، بلکہ انہیں صرف کام کے لیے مزدوری پر رکھا گیا ہے؟ !

سوم:

ان ملازم عورتوں کے ساتھ خلوط کرنا، اور انہیں دیکھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ مردوں کے لیےاجنبی ہیں، اور ان کے اہل و عیال اور محرمات میں سے نہیں.

اور اسی طرح مرد ملازم اور خادم بھی گھر والوں کے لیے اجنبی ہیں، اس لیے گھر کی کسی عورت کے لیے ان مردوں کےسامنے ہونا، اور ان کے ساتھ خلوط کرنا جائز نہیں ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ڈرائیوروں اور گھریلو خادموں کےساتھ میل جول اور ان کے سامنے آنے کا حکم کیا ہے، اورکیا یہ اجنبی کے حکم میں آتے ہیں؟

یہ علم میں رہے کہ میری والدہ مجھ سے مطالبہ کرتی ہے کہ میں خادموں کے سامنے آؤں اور اپنے سر پر دوپٹہ رکھوں، تو کیا ہمارے دین حنیف میں یہ جائز ہے، جو ہمیں اللہ تعالی کی معصیت نا کرنے کاحکم دیتا ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

ڈرائیور اور خادم کا حکم بھی باقی اجنبی مردوں جیسا ہی ہے، اگر یہ محرم نہ ہوں تو ان سے پردہ کرنا واجب اور ضروری ہے، اور ان کے سامنے بے پردہ ہو کر آنا اور خلوط کرنا جائز نہیں ہے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کوئی مرد بھی کسی عورت کے ساتھ خلوط نہ کرے کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے"

اور پردہ کے عمومی دلائل کے وجوب اور غیر محرموں کے سامنے بے پردگی کی حرمت کے دلائل کی بنا پر بھی جائز نہیں، اور اسی اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی میں والدہ یا کسی اور کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا جائز نہیں ہے.

دیکھیں: التبرج و خطرہ تالیف شیخ ابن باز

واللہ اعلم .